بسلسلہ
انوارُالباری
(۳)

حاضریٔ حرمین کے آداب

حضرت اقدس مولانا مفتی عبدالباری صاحب دامت برکاتہم

خلیفہ مجاز بیعت

شیخ المشائخ عارف باللہ حضرت نواب عشرت علی خان قیصر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ناشر: مرکزِ شفیقُ الاُمّت باغِ حیات

ملفوظ حکیمُ الامّت مُجددالمِلّت

حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

اللہ والا بننے کا نسخہ

چار کام تم کرلو تم اللہ کے ولی بن جاؤ گے، ٹھیکہ میں لیتا ہوں۔

وہ چار کام یہ ہیں:

۱۔ اعمال میں ہمت کر کے ظاہراً اور باطناً شریعت کا پابند ہوجائے۔

۲۔ کثرت کے ساتھ اللہ ربّ العزت کو یاد کیا جائے۔ مطلب کہ خوب اللہ اللہ کیا جائے۔

۳۔ کسی متبع سُنّت وشریعت شیخ کی صحبت اختیار کی جائے، ان سے بیعت ہوجائے، ان کے پاس وقت گزارا جائے۔

۴۔ جب بندہ شیخ سے دور ہوجائے تو ان کی باتوں سے، مواعظ سے، بیانات سے، ملفوظات سے فائدہ اٹھائے۔

(گلدستہ سنت، جلد دوم، صفحہ 263)

بسلسلہ انوار الباری (۳)

حاضریٔ حرمین کے آداب

حضرت اقدس مولانا مفتی عبدالباری صاحب دامت برکاتہم

خلیفہ مجاز بیعت

شیخ المشائخ عارف باللہ حضرت نواب عشرت علی خان قیصر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ناشر: مرکز شفیق الامت باغ حیات گھر

ضروری تفصیل

نام وعظ: حاضریٔ حرمین کے آداب

واعظ: حضرت اقدس مولانا مفتی عبدالباری صاحب دامت برکاتہم

تاریخ وعظ: یکم ذوالقعد ۱۴۳۷ھ مطابق ۵ اگست ۲۰۱۶ء

بروز جمعۃ المبارک

مقام: اللہ والی مسجد بندر روڈ سکھر

ناشر: مرکز شفیق الامت باغ حیات سکھر

مرتب: احقر وخادم حضرت اقدس دامت برکاتہم

اشاعتِ اوّل: شوال المکرم ۱۴۳۸ھ

تعداد: ۱۲۰۰

فہرست

عنوانات — صفحہ نمبر

عنوانات	صفحہ نمبر
آیتِ مبارکہ کا مفہوم	٦
حاجی کی شان	٧
داستانِ عشق ومحبت	٨
ذوالحج کی فضیلت	١٠
حج فرض میں دیر نہ کریں	١١
عازمِ حرمین کا مقام	١٢
نسبتوں کی حفاظت کریں	١٣
فضیلتِ حجاجِ کرام	١٤
سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرتِ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اہتمام	١٥
اللہ رب العزت کا حاجی پر پیار	١٦
مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں بے ادبی کرنے کا انجام	١٩
حرمین شریفین کے مختصر آداب	٢٠
سفرِ حرمین پر جانے والوں کو اہم نصیحت	٢٢
ایک سائل کے سوال پر حضرت والا دامت برکاتہم کا جواب	٢٣

فہرست

عنوانات	صفحہ نمبر
مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ	۲۴
مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ کا شہرۂ آفاق پُرسوز کلام	۲۵
مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ کا مقام	۲۶
اہم گزارش	۲۷
امام اعظم امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی نصیحت	۲۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حاضریِ حرمین کے آداب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ،اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلاَ مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلاَ ھَادِیَ لَہٗ لَا مِثْلَ لَہٗ وَلَا مِثَالَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَلَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَھَبِیْبَنَا وَحَبِیْبَ رَبِّنَا وَطَبِیْبَنَا وَطَبِیْبَ قُلُوْبِنَا وَمَوْلَا نَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ تَسْلِیْماً کَثِیْرًا کَثِیْرًا مَوْلَا یَا صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمً اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ مَنْ ذَانَتْ بِہٖ الْعُصَرُ۔ اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِی الْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِیْدِ

وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلاً

(سورۃ اٰل عمران)

وَقَالَ تَعَالٰی: اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ
(سورۃ البقرہ)

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهٗ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ
وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ
رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ

صدق الله مولانا العظيم وصدق رسوله النبی الكريم ونحن علی
ذالك لمن شاهدين وشكرين والحمد الله ربّ العلمين

آیتِ مبارکہ کا مفہوم

توفیقِ الٰہی اوراپنے بزرگانِ دین کی برکت سے آج کی اس مبارک نشت میں، مبارک مجلس میں قرآنِ مجید فرقانِ حمید کی دو آیاتِ مبارکہ تلاوت کرنے کی سعادت حاصل ہوئی اور سرورِ کونین سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو فرمانِ مبارک پیش کئے گئے۔ یہ آیاتِ مبارکہ اور احادیثِ مبارکہ حجِ بیت اللہ کی فضیلت کے بارے میں ہیں، دیکھیں یہ جو ایام چل رہے ہیں، یہ جو مبارک مہینے چل رہے ہیں قرآنِ مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اشہر حج چل رہے ہیں یہ حج کے مہینے شروع ہو چکے ہیں شوال سے اشہرِ حج کی ابتداء ہو جاتی ہے، پہلا مہینہ شوال کا ہے پھر ذوالقعد کا ہے اور پھر ذوالحج کا مہینہ ہے۔

حاجی کی شان

یہ وہ مہینے ہیں جس میں حج پر جانے والے جانے کی تیاری شروع کرتے ہیں اور قافلے روانہ ہوا کرتے ہیں۔ عشاق احرام پہنا کرتے ہیں اور پھر ہر چیز سے ناطہ توڑ کر اپنے رب کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔ اپنے کاروبار کو بھی چھوڑتے ہیں، گھر بار کو بھی چھوڑتے ہیں، اعزاء اقارب کو بھی چھوڑتے ہیں، اپنے مشاغل کو بھی خیر باد کہتے ہیں۔ حتیٰ کہ اتنا اپنے آپ کو بدلتے ہیں کہ اپنا سلا ہوا لباس بھی چھوڑ دیتے ہیں۔ دیکھیں ساری باتیں ترک کی طرف جا رہی ہیں ہر چیز چھوڑتے چلے جاتے ہیں اپنی عادات کو چھوڑ دیا کرتے ہیں۔ ہر انسان کو خوشبو لگانا پسند ہے حاجی خوشبو لگانا چھوڑ دیا کرتا ہے۔ اسی طرح سے ہر انسان کو قرینے اور سلیقے سے اپنے بدن کے مطابق سلا ہوا لباس پسند ہے ہر شخص چاہتا ہے کہ میرے اعضاء کے مطابق متناسب لباس ہو وہ اس لباس کو بھی خیر باد کہتا ہے۔ ہر انسان کو یہ پسند ہے کہ میں اہل خانہ کے درمیان میں رہوں یہ ضرورت انسان کی فطرت میں ہے وہ سفر کو ناپسند کرتا ہے آپ کسی بھی آدمی سے پوچھیں بغیر ضرورت کے پشاور جانا ہے۔ پوچھے گا بھئی کیا ضرورت ہے اور اگر ایک ملک سے دوسرے ملک جانا ہو تو اور بھی بھاری لگے گا لیکن یہ سفر پر روانہ ہو جاتا ہے۔ اہل خانہ کو چھوڑ دیتا ہے، یہ گھر کا آرام چھوڑتا ہے، لباس چھوڑتا ہے، خوشبو چھوڑتا ہے، طعام گھر کا چھوڑتا ہے، اپنے مشاغل کو خیر باد کہتا ہے اور اللہ رب العزت کی مرضی کے مطابق لباس پہن لیتا ہے

لہذا اللہ کی مرضی کا لباس کونسا ہے۔ایک چادر اوپر ہے ایک چادر نیچے ہے۔ یہ اللہ رب العزت کی مرضی والا لباس ہے۔

داستانِ عشق ومحبت

علماء نے لکھا ہے کہ یہ باقی ساری چیزیں چھوڑ کر سفرِ عشق ومحبت شروع کرتا ہے۔اس عشق کا منظر بھی ایسا ہے اس کی مثال کہیں اور نظر نہیں آتی۔آپ یہود اور نصارا کے مذاہب کا موجودہ حالات کا مطالعہ کرلیں اور اقوام عالم کے مذاہب کا مطالعہ کرلیں اور کسی مذہب کو لے لیں۔آپ کو عشق اور محبت کی ایسی داستان کبھی ہوئی نظر نہیں آئے گی کہ اس نے سب کچھ بدل دیا ساری چیزیں چھوڑ دیں سارے کام چھوڑ دیئے گویا کہ بزبانِ حال یہ کہتا ہے۔جب یہ پکارتا ہے۔

﴿ لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ

اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ ﴾

یااللہ یہ سب کچھ تو کچھ بھی نہیں ہے۔ یہ دوکان ہے، یہ کاروبار ہے، یہ میرا کارخانہ ہے، یہ میری فیکٹری ہے، یہ میرے اہل خانہ ہے، یہ میرے لباس کی محبت ہے، خوشبو کی چاہت ہے، یہ ساری باتیں بے معنیٰ ہیں۔ ان ساری باتوں کو چھوڑتا ہوں۔آپ کے لیے میری جان بھی حاضر ہے۔

﴿ لَبَّيْكَ. اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ﴾

علماء نے لکھا ہے یہ عشق اور محبت کا سفر ہے۔ یہ سب چیزیں فراموش کر

دیتا ہے۔ ہر چیز چھوڑ دیتا ہے اور کوئی شکوہ وشکایت نہیں بلکہ بار بار انھیں یقین دلاتا ہے میں آپ کے لیئے حاضر ہوں میں آپ کے در پر حاضر ہوں۔

﴿ لَبَّيْكَ، اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ ﴾

آپ دیکھئے یہ کیسی داستانِ عشق ہے کہ برسوں گزر گئے صدیاں بیت گئی کس زمانے سے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے سے پہلے سے حج ہو رہا ہے، سب سے پہلا اعلان حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زبانِ مبارک سے ہوا صدیاں بیت گئی ہزاروں سال گزر گئے اس حج کو ہوتے ہوتے۔ آپ بتائیں دنیا کی ایسی کوئی رسم ہے جو اتنے طویل زمانے تک باقی رہی ہو۔ سو سال، پچاس سال، دس بیس سال کوئی ایک جاری کرتا ہے دوسرا ختم کر دیتا ہے۔ ایک زمانے میں چلتی ہے دوسرے زمانے میں لوگ بھول جایا کرتے ہیں۔ لیکن سچی بات یہ ہے کہ اللہ رب العزت کے اور بیت اللہ کے جو عشاق ہیں وہ ہر گزرتے دن کے ساتھ بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ آپ نے کبھی یہ نہیں سنا ہوگا کہ اس سال عمرے والے کم ہو گئے یہ ضرور سنا ہوگا لوگوں سے کہ مجھے ویزا نہیں ملا اور میرا سفر رہ گیا۔ حاجی بے چارہ پریشان ہوتا ہوا دیکھا ہوگا کہ وہ ذوالحج کے مہینے تک حج سے دس دن پہلے تک بھاگ دوڑ کرتا رہتا ہے کہ کسی طرح میرا کام ہو جائے کہ میں حج پر چلا جاؤں۔ یہ عشق اور محبت کی داستانیں تو بکھری ہوئی ملیں گی لیکن آپ کو یہ سننے کو نہیں ملے گا کہ بیت اللہ کے عشاق اس سال گھٹ گئے نہیں ایسا نہیں ہے۔

ذوالحج کی فضیلت

اللہ رب العزت نے ان تمام مہینوں کو جو رمضان المبارک کے بعد سے شروع ہوتے ہیں اور سال کے آخر تک چلتے ہیں شوال ہے، ذوالقعد ہے، ذوالحج ہے۔ یہ سارے مہینے اللہ رب العزت نے حج کے نام سے موسوم کردیئے حالانکہ شوال میں حج نہیں ہوتا، ذوالقعد میں حج نہیں ہوتا، حج تو ذوالحج میں ہوتا ہے لیکن سارے مہینوں کو حج کا مہینہ اللہ نے فرمادیا اور سبب کیا ہے کہ دراصل ان مہینوں میں قافلے چلتے ہیں۔ عشاق حرکت میں آتے ہیں گھربار کو خیرباد کہتے ہیں، کاروبار کو چھوڑتے ہیں۔ لباسِ احرام پہنتے ہیں اور

﴿ لَبَّيْكَ، اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ﴾

اللہ کو پکارتے ہوئے اپنے گھر سے بیت اللہ کی طرف رخ کرتے ہیں۔ علماء نے لکھا ہے اللہ رب العزت کو یہ عمل بہت پسند ہے۔ اس لیئے سارے مہینے حج کے مہینے ہوگئے۔ سارے مہینے حاجیوں کے مہینے ہوگئے۔ ساری نسبت ان مہینوں کی اللہ نے ان ایامِ حج سے جوڑدی۔ یہ بہت بڑی بات ہے حج کے لیئے قافلے شروع ہوگئے۔ اب لوگ جارہے ہیں۔ ابتداء ہورہی ہے تو جو آداب ہیں ان آداب کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ جانے والا بھی سمجھ لے اور اسی طرح سے پیچھے والے بھی سمجھ لیں۔ ہمارے اکابرین کا معمول رہا اس موقع پر حج پر بیان فرمایا کرتے تھے۔ ہمارے شہر کے اکابرین میں اور اسی طرح ہمارے اور اکابرین میں یہ

معمول رہا کہ جب حج کی درخواستیں لگنے کے ایام آتے تو اس موضوع کو تازہ کرتے تاکہ کچھ ذوق بیدار ہو جائے۔ لوگوں کو فرضیت سمجھ میں آجائے۔ یہ حج کے فرض ہیں، یہ آداب ہیں۔ تاخیر پر کیا سزا ہے وغیرہ وغیرہ۔

حج فرض میں دیر نہ کریں

آپ نے سنا ہوگا میں بار بار ہر سال یہ حدیث پیش کرتا ہوں حضور ﷺ نے فرمایا جس پر حج فرض ہوا اس نے حج نہیں کیا اور مر گیا:

﴿ مَاتَ یَھُودِیاً اَو نَصرانیاً ﴾

آپ ﷺ نے فرمایا وہ مسلمان ہو کر مراہی نہیں یہودی ہو کر یا نصرانی ہو کر مرا۔ بڑے ڈرنے کی بات ہے یہ اور بڑی نازک بات ہے کہ یہ پیسہ ہمارے ہاتھ میں کس کام آیا کہ اگر ہم اپنی اسلامی نسبت ہی کو نہ بچا سکے۔ یہ پیسہ اگر ہمارے ہاتھ میں گھومتا رہا۔ کاروباری آدمی کے ہاتھ میں روزانہ پیسہ گزرتا ہے کبھی لے رہا ہے کبھی دے رہا ہے بھائی اس لاکھوں کے لین دین کا کیا حاصل ہوا تیرے کس کام آئیں گے۔ اللہ کے نبی فرما رہے ہیں کہ یہ یہودی مر گیا۔ اللہ معاف فرمائے کیا کوئی یہودیت پر مرنا پسند کریگا۔ دینِ اسلام کو چھوڑ کر کیا کسی کے دل میں یہ خواہش ہوگی کہ میں مسلمان نہ مروں۔ قیامت کے دن یہودیوں کی صف میں کھڑا ہو جاؤں۔ اللہ معاف فرمائے یہ وہ قوم ہے جن کے بارے میں علماء نے لکھا ہے۔

﴿ مَغضُوبِ عَلَیھِم ﴾

وہ لوگ جن پر اللہ کا غضب ہوا۔ یہ وہ لوگ ہیں جن سے سورۃ الفاتحہ میں ہم روزانہ اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ یہ یہودی ہیں جن پہ اللہ کا غضب اترا ہے۔

عازِم حرمین کا مقام

حدیث شریف میں آتا ہے حضرتِ عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ عمرے کی نیت سے اللہ کے نبی کے پاس حاضر ہوئے احرام پہنا ہوا ہے اور آپ نے آکر اجازت چاہی اور عرض کیا کہ میں مکہ مکرمہ کے قصد سے نکلا ہوں۔ عمرہ کرنے جا رہا ہوں تو معلوم ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رخصت کرتے ہوئے کیا فرمایا آپ جب انھیں رخصت فرمانے لگے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا:

﴿ يَآ اَخِيَّ يَا عُمَرُ لَا تَنْسَنَا اَشْرِكْنَا فِيْ دُعَآئِكَ ﴾

(رواہ ابوداؤ والترمذی مشکوٰۃ المصابیح قدیمی کتاب الدعوات، ص ۱۹۵)

اے عمر اے میرے بھائی! اب انھیں آپ پیار سے اس وقت فرما رہے ہیں یا اخی اے میرے بھائی ہمیں اپنی دعاؤں میں شریک رکھنا وہاں کی دعاؤں میں بھول نہ جانا۔ کتنی بڑی بات ہے حالانکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی امتی کی دعاؤں کے محتاج نہیں۔ آپ کا مقام تو وراء ہے وراء الوراء ہے آپ کا مقام اتنا بلند ہے آپ بھلا کسی امتی کی دعاؤں کے کہاں سے محتاج ہو سکتے ہیں۔ ساری امت آپ علیہ السلام کی نگاہِ کرم کی محتاج ہے اور آپ علیہ السلام کی شفاعت کی محتاج ہے۔ آپ امت کے محتاج نہیں ہیں اس لیئے کہ سارے خزانے آپ کو سونپ دیئے گئے ہیں لیکن کیا

فرمارہے ہیں لا تنسانا عمر ہمیں بھلا مت دینا ہمیں یاد رکھنا۔ دراصل امت کو پیغام دے دیا کہ جانے والا بھی عظیم ہے اور سفر بھی عظیم ہے تم اس سے دعاء کی درخواست کرو۔

نسبتوں کی حفاظت کریں

اس سے پتا چلتا ہے جو جانے والا ہے اس کی دو نسبتیں ہیں ایک نسبت یہ ہے کہ یہ بڑے سفر پر جارہا ہے، یہ بڑے مقام پر جارہا ہے اور یہ اس کا جو سفر ہے یہ سفر سعادت ہے، یہ عظمتوں کا سفر ہے، یہ بڑا عظیم الشان سفر ہے اور دوسری نسبت یہ ہے کہ یہ پیچھے رہ جانے والوں کا سفیر بھی ہے، نمائندہ بھی ہے۔ جانے والوں کی جانب سے یہ پیغامات سمیٹ کر لے جاتا ہے، پیغامات لکھ کر لے جاتا ہے نام لوگوں کے سن کر جاتا ہے۔ کوئی کہتا ہے میرے لیئے یہ دعا کرنا، یہ دعا کرنا، کوئی یہ کہتا ہے کہ میرا روضۂ اقدس پر سلام پیش کرنا، کوئی یہ کہتا ہے میں حاضری کا خواہش مند ہوں۔ میری حاضری کی دعا کر دینا۔ جانے والے کو یاد رکھنا چاہیئے نام یاد نہ رہے مقصد یاد رکھے۔ ہر شخص کا نام یاد نہ رہے تو کس کس مقصد کے لیئے لوگوں نے دعاؤں کے لیئے کہا ہے اور کوشش کرے نام بہ نام دعا کرے۔ اگر نام بہ نام دعا نہیں کرسکتا تو کم از کم اتنی کوشش کرلے کہ ان کے مقاصد کے لیئے وہاں جا کر دعا کرلے۔ یہ دو نسبتیں جمع ہیں ایک نسبت تو یہ ہے کہ بڑے عظیم سفر پر روانہ ہو رہا ہے اور دوسری نسبت پیچھے رہ جانے والوں کا سفیر بھی ہے۔

فضیلتِ حجاجِ کرام

کیا عظیم الشان سفر ہے جب حاجی تلبیہ شروع کرتا ہے۔

﴿ لَبَّيْكَ ، اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ
اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ ﴾

یہ عجیب وغریب ترانہ ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ جب حاجی تلبیہ پڑھتا ہے تو مشرق سے لیکر مغرب تک ہر چیز شجر وحجر وغیرہ اس کے ساتھ ہم نوا بن جاتے ہیں۔ عجیب الفاظ ہیں اور اس کے اندر سادگی بھی ہے عشق ومحبت بھی ہے۔ بے چارہ بار بار کہتا ہے یا اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرے در پر حاضر ہوں اپنی جان لے کر حاضر ہوں اللہ رب العزت کی حمد کرتا ہوں۔ اس کی ثناء کرتا ہوں اور اللہ کی جو معبودیت ہے اس کا اقرار کرتا ہوں۔ علماء نے لکھا ہے اللہ رب العزت یہ ترانہ سنتے ہیں۔ یہ تلبیہ حاجی کی زبان سے سنتے ہیں۔ اللہ کو اس حاجی کے کلاموں میں یہ کلام سب سے زیادہ پسند آتا ہے۔ سب سے زیادہ اس کو پسند فرماتے ہیں۔ اس سے زیادہ کسی اور چیز کو پسند نہیں فرماتے اور ساری روئے زمین پر جتنے لوگ بستے ہیں ان میں اللہ رب العزت کو یہ حاجی بڑا پیارا ہوتا ہے۔ اس حاجی سے بڑی محبت فرماتے ہیں۔ اُسے نگاہِ محبت سے دیکھتے ہیں کہ یہ اللہ کی رضا کے لیئے سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر آ گیا۔ اب اللہ کی نگاہِ محبت کیسی نگاہ ہے ۔حدیث شریف میں آتا ہے۔ حاجی میلا کچیلا میدانِ عرفات میں کھڑا ہے اب

میدان میں کیسے دعا مانگی جاتی ہے۔ کبھی کھڑے ہو کر، کبھی بیٹھ کر، کبھی کھلی فضا میں، دھوپ میں، کبھی سائے میں۔ کبھی بیٹھا ہے، کبھی کھڑا ہے، کبھی دھوپ میں ہے، کبھی سائے میں ہے اور اللہ رب العزت سے کیا مانگتا ہے۔ اپنی مغفرت مانگتا ہے گناہوں پر توبہ کرتا ہے یہ ندامت کے آنسوں بہاتا ہے۔ یہ ہے اور اس کا ربّ ہے وہاں خاندان نہیں قبیلہ نہیں جان پہچان نہیں۔ یہ میدانِ عرفات میں کھلے آسمان کے نیچے کھڑا ہوا ہے اور اللہ کے آگے گڑگڑا رہا ہے۔ جھولیاں پھیلا رہا ہے ، بھیک مانگ رہا ہے، اپنی مغفرت طلب کر رہا ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے ذاتِ باری تعالیٰ اس کی اس حالت کو دیکھ کر مسکراتے ہیں۔ اللہ کو اس پر ہنسی آتی ہے۔ اللہ رب العزت کی رحمت اس کی جانب متوجہ ہوتی ہے۔ بے چارے کا حال کیا ہے مٹی میں اٹا ہوا ہے۔ اب وہاں ظاہر ہے حاجی نہ خوشبو لگاتا ہے، نہ اس کو تزئین و آرائش کی فکر ہے، نہ وہ بے چارہ اپنے بدن کا خیال رکھ سکتا ہے۔ مٹی میں گرد و غبار میں اٹا ہوا میلی چادریں اپنی اوپر ڈالی ہوئی اور بار بار کیا پکارتا ہے۔

﴿ لَبَّيْكَ، اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ﴾

حدیث شریف میں آتا ہے اللہ رب العزت اس کو دیکھ کر مسکراتے ہیں۔

سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اہتمام

حدیث شریف میں آتا ہے حضرتِ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مرتبہ ایک صاحب کو لے کر ساتھ چلے اور اُحد کی طرف نکل گئے۔ وہاں پہنچ کر آپ نے آسمان کی طرف

دیکھ کر اللہ سے گناہوں پر توبہ فرمائی اور ساتھ یہ بھی عرض کیا کہ یا اللہ آپ ہی معاف فرماسکتے ہیں۔آپ کے علاوہ کون معاف کرے گا اور پھر اپنے رفیق کو دیکھ کر مسکرائے۔تو رفیق نے پوچھا آپ نے دعا مانگی اور مجھے دیکھ کر مسکرا بھی رہے ہیں۔فرمانے لگے ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سواری پر بیٹھا کر مجھے اُحد پہاڑ پر لائے۔ آپ علیہ السلام نے بھی آسمان کی طرف رخ کر کے اسی طرح دعا مانگی اور یہ فرمایا یا اللہ میرے گناہوں کو معاف فرما اور اس کے بعد یہ بھی فرمایا تیرے سوا کون توبہ کو قبول کرتا ہے پھر مجھے دیکھ کر مسکرائے۔ حضرتِ علی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور علیہ السلام سے پوچھا آپ مجھے دیکھ کر کیوں مسکرائے۔تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب بندہ اللہ سے اس طرح دعا مانگتا ہے، اس طرح التجا کرتا ہے اور ساتھ یہ کہتا ہے تیرے سوا کون گناہوں کو معاف کرے گا، تیرے سوا توبہ کو کون قبول کرے گا۔ جب یہ کہتا ہے تو اللہ مسکراتے ہیں اور اللہ رب العزت فرشتوں سے تعجب سے فرماتے ہیں میرے بندے کو پتا ہے کہ میں ہی بخشنے والا ہوں۔میرے بندے کو میرے بارے میں معلوم ہے کہ میں ہی اس کی توبہ قبول کرسکتا ہوں، میں ہی اس کے گناہوں کو معاف کرسکتا ہوں۔اس پر اللہ رب العزت خوش ہوتے ہیں۔

اللہ ربّ العزت کا حاجی پر پیار

علماء نے لکھا ہے کہ اللہ رب العزت کو اس حاجی پر پیار آتا ہے اور اللہ اس پر نگاہِ رحمت فرماتے ہیں اور اس کا میلا کچیلا حُلیہ پسند فرماتے ہیں۔ عام حالات

میں مسجد میں اگر کوئی گندے کپڑوں کے ساتھ آئے تو ناپسندیدہ ہے۔ اگر جمعہ کے دن بغیر عطر لگا کر آئے تو اس نے ایک سنت چھوڑ دی۔ بغیر غسل کے آئے تو اس نے دو سنتیں چھوڑ دیں۔ گندا لباس پہن کر آئے تین سنتیں چھوڑ دیں۔ یعنی عام ایام میں سارا سال لباس بھی صاف پسند ہے۔ اللہ رب العزت کا حکم ہے غسل بھی ہونا چاہیئے، خوشبو بھی لگانی چاہیئے، ہر چیز صاف ستھری اللہ کو پسند ہے لیکن وہاں عرفات میں، منٰی میں، مزدلفہ میں یہ بے چارہ میلا کچیلا پسند ہے اور آپ حیران ہونگے بعض لوگ کہتے ہیں کہ بھئی سارا سال خوشبو کا حکم ہے اور حالتِ احرام میں کہتے ہیں خوشبو نہیں لگانی اس کا سبب کیا ہے تو علماء نے اس کی مثال بڑی عجیب دی ہے۔ بات عشق ومحبت کی ہے۔ اس کی مثال بڑی عجیب دی ہے کہا کہ اگر کوئی ہم سے محبت کر نے والا ہو اور ہمارے کام میں ایسا جٹا ہوا ہو، ایسا کھپا ہوا ہو، ایسا لگا ہوا ہو کہ بے چارہ سارا دن محنت کر کر کے مٹی میں بھر جائے سر سے پیر تک مٹی مٹی ہے۔ لیکن کس کے لیئے بھاگ دوڑ کی۔؟ ہمارے لیے۔ بھاگ دوڑ کی، میلا کچیلا ہو گیا، مٹی میں بھر گیا۔ تو آپ کیا کہیں گے کیا یہ میلا کچیلا آپ کو برا لگے گا۔ نہیں، برا نہیں لگے گا اس پر زیادہ پیار آئے گا۔ زیادہ محبت ہو گی کہ بے چارے نے ہمارے خاطر کیا حال بنا لیا، کیا حالت بنالی۔ علماء نے لکھا ہے اللہ ربّ العزت اس حاجی کی محنت دیکھتے ہیں، اس کا تلبیہ دیکھتے ہیں، اس کی دعائیں دیکھتے ہیں اس کی تکلیف دیکھتے ہیں، اس کا مٹی میں ملنا دیکھتے ہیں تو اللہ ربّ العزت کو پیار آتا ہے کہ بے چارہ

میرے خاطر کیسی مشقت اٹھا رہا ہے۔ میرے خاطر کیسی تکلیف برداشت کر رہا ہے۔ میرے خاطر کیسا مٹی میں اٹا ہوا ہے۔ یہ حالت اللہ کو اس لیئے پسند ہے کہ یہ سب کچھ ذاتِ باری تعالیٰ کے لیئے ہو رہا ہے۔ اس لیئے ہمارے اکابرین نے لکھا ہے کہ یہ حج کا موقع کیا ہے۔ یہ ایسا موقع ہے گویا کہ سارے عالم سے عشاق چل کر ایک مقام پر جمع ہو رہے ہیں۔ اِدھر سے بھی عاشق آ رہے ہیں اُدھر سے بھی عاشق آ رہے ہیں۔ اِدھر سے بھی قافلے جا رہے ہیں کوئی بوڑھا ہے، کوئی جوان ہے، کوئی بچہ ہے، کوئی صاحبِ حیثیت ہے، کوئی غریب ہے، کوئی امیر ہے، کوئی کبیر ہے، کوئی صغیر ہے۔ سارے کے سارے کہاں جا رہے ہیں محض اللہ ربّ العزت کے تعلق میں جا رہے ہیں۔ اللہ کی محبت میں جا رہے ہیں۔ اس کے لیئے کسی کہنے والے نے بڑی عجیب بات کہی ہے ؎

سنا ہے کل تیرے در پر ہجومِ عاشقاں ہوگا

یہ نہیں کہا کہ حجاج کا ہجوم ہوگا، زائرین کا ہجوم ہوگا۔ جانے والوں کا ہجوم ہوگا یہ بات نہیں کہی بلکہ کیا کہا:

سنا ہے کل تیرے در پر ہجومِ عاشقاں ہوگا

ساری دنیا سے جو عشاق جمع ہونگے ان سب کا ہجوم تیرے در پر ہو جائے گا تو جانے والوں کو اللہ رب العزت نے بڑی نسبت عطا فرمائی اور انھیں اپنی نسبت کا خیال بھی رکھنا چاہیئے۔ ہمارے اکابرین نے نصیحت کی ہے وہاں جا کر

وہاں کی کسی چیز کی برائی نہ کرے۔اگر سفر میں تکلیف پہنچے مشقت آئے تو اسے در گزر کردے زبان پر نہ لائے ،شکوہ نہ کرے۔ وہاں کا کھانا پسند نہ آئے شکوہ نہ کرے۔وہاں کے لوگوں کا رویہّ پسند نہ آئے شکوہ نہ کرے۔

مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں بے ادبی کرنے کا انجام

حدیث شریف میں آتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ یہاں آکر اہلِ مدینہ سے کوئی جھگڑا نہ کرے یہاں کی چیزوں کو برا نہ کہے۔ایک مرتبہ ایک صاحب جو اللہ والے تھے۔مدینہ طیبہ آئے اور مدینہ میں آکر انھوں نے دہی خریدا جب دہی کھایا تو وہ دہی کھٹا تھا۔تو لوگوں سے کہنے لگے کہ بھئی یہاں ساری خوبیاں ہیں دہی اچھا نہیں ملتا۔ اسی رات کو خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت ہوگئی اور دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے چہرے انور پر کچھ ناراضگی کے اثرات ہیں۔ایسا محسوس ہوتا ہے کچھ خفا خفا سے ہیں۔انھوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کیا بات ہے۔تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہمارے شہر میں ٹھہرتے ہو اور یوں بھی کہتے کہ یہاں دہی اچھا نہیں ملتا۔ یہاں کی برائی بھی کرتے ہو۔آپ اندازہ لگائیں کتنی سی بات ہے۔تو جانے والے کے لیئے ادب یہ ہے کہ وہاں رہے وہاں کی نسبتوں کا بھی احترام کرے۔تکلیف آجائے صبر کرلے اسی صبر پر تو اللہ نے اتنا بڑا اجر رکھا ہے۔حاجی ایک قدم اٹھاتا ہے سات کروڑ نیکیاں پاتا ہے۔آپ بتائیں یہاں کسی عمل پر اتنی نیکیاں ہیں۔؟ کسی عمل پر اتنی نیکی نہیں ہے۔حج کے ایک قدم پر سات کروڑ نیکیاں

ہیں اور بعض حضرات نے لکھا ہے اگر اور روایات کو ملایا جائے مختلف روایات کو جمع کیا جائے تو یہ اجر وثواب کروڑوں سے نکل کر اربوں تک پہنچ جاتا ہے۔ اللہ رب العزت نے اس عمل میں ایسا اجر رکھا ہے، ایسی خاصیت رکھی ہے۔ تو بھائی وہاں جا کر وہاں کا ادب کریں وہاں کے لوگوں کا ادب کریں۔ وہاں کی نسبتوں کا ادب کریں۔ اپنے وقت کو قیمتی بنانے کی کوشش کریں۔

حرمین شریفین کے مختصر آداب

ادب (۱) قیامِ حرمین شریفین میں باوضو رہنے کی کوشش کریں۔

ادب (۲) مکہ مکرمہ میں طواف کی کثرت کا اہتمام فرمائیں۔

ادب (۳) فارغ اوقات میں تیسرے کلمے کا اہتمام فرمائیں۔

ادب (۴) حرمین شریفین مین جھگڑے سے بچیں۔

ادب (۵) آرام، طعام اور غصہ گھر چھوڑ ئیں۔ حوصلہ اور سخاوت ساتھ لے جائیں۔

ادب (۶) سفر اور رفقائے سفر کی جانب سے پیش آنے والی تکالیف پر صبر کریں۔

ادب (۷) گالم گلوچ نہ کریں۔

ادب (۸) مدینہ طیبہ میں درود شریف کی بہت کثرت کریں۔

ادب (۹) مسجد حرام اور مسجد نبوی میں فضول گوئی سے بہت بچیں۔

ادب (۱۰) موبائل کیمرہ کے بیجا استعمال اور سیلفی کی لعنت سے بچیں۔

ادب (۱۱) بدنظری سے بہت بچیں عورتوں کے مجمع اور نامحرم کے اختلاط سے بچیں۔نظر کی حفاظت اس سفر کی بہت بڑی آزمائش ہے۔

ادب (۱۲) مکہ میں حطیم، ملتزم، مقامِ ابراہیم، اور مدینہ میں ریاض الجنہ، صفہ اور رش کے دیگر مقامات پر مختصر ٹھریں اور دوسرے مسلمانوں کو بھی موقع دیں جم کر نہ بیٹھیں۔

ادب (۱۳) ملتزم، مقام ابراہیم اور حجرِ اسود کی بھیڑ اور رش میں، مردوں کی دھکم پیل میں خواتین کو نہ لیجائیں۔ان مقامات پر جانا مستحب ہے اور پردہ کی حفاظت فرض ہے۔کئی مرتبہ مشاہدہ ہوا کہ دھکم پیل میں خواتین کے کپڑے تک پھٹ گئے۔

ادب (۱۴) بعض حضرات حالتِ احرام میں بیت اللہ سے لپٹتے ہیں اور احرام خوشبو سے معطر ہوجاتا ہے۔یاد رکھیں بیت اللہ پر بہت کثرت سے عطر لگایا جاتا ہے۔ بہت امکان ہے کہ حالتِ احرام میں لپٹنے سے دم واجب ہوجائے۔

ادب (۱۵) سہولت سے ممکن ہوتو حجرِ اسود کا بوسہ لیں۔لوگوں کو دھکیل کر یہ سعادت حاصل نہ کریں۔مسلمان کی ایذاءرسانی حرام ہے ایسی صورت میں دور سے استلام پر اکتفاء کریں۔

ادب (۱۶) مشہور مقامات ومساجد ومشاعر کی زیارات میں دیواروں اور درختوں پر اپنا نام لکھنا سخت بے ہودگی کی بات ہے۔

ادب (۱۷) حرمین شریفین میں سونے سے اجتناب کریں۔ عبادت سے تکان ہو تو ہوٹل جا کر آرام کریں اور تازہ دم ہوکر واپس آجائیں۔

ادب (۱۸) دورانِ طواف بیت اللہ پر نظر نہ ڈالیں۔

ادب (۱۹) کھانے پینے کی چیز پسند نہ آئے تو عیب نہ نکالے۔

ادب (۲۰) اپنے علاقوں کی چیزوں سے حرمین کی چیزوں کا تقابل نہ کرے۔ مثلاً یوں نہ کہے ہمارے بازار یا ہمارے علاقوں کی رونق یا چیزیں یہاں سے اچھی ہیں۔

ادب (۲۱) سفر میں لوگوں کے واسطے خادم اور راحت رساں بنے مخدوم بن کر سفر نہ کرے۔

ادب (۲۲) مسائلِ شرعی میں وہاں کے لوگوں سے بحث ومباحثہ نہ کریں۔

سفرِ حرمین پر جانے والوں کو اہم نصیحت

ایک درخواست دست بستہ ہر سال زائرین حرمین شریفین سے کرتا ہوں کہ وہاں جا کر نماز حرمین شریفین میں باجماعت ادا کریں۔ بعض حضرات یہ کہتے

ہیں کہ ان کا عقیدہ صحیح نہیں ہے وہ کافر ہیں۔ان کے پیچھے نماز جائز نہیں ہے۔میری ان بھائیوں سے گزارش ہے کہ کیا آپ نے ائمہ حرمین کے عقیدوں کی پوری تحقیق کرلی ہے۔ہمیں تو حکم ہے کہ دوسروں سے حسن ظن رکھیں اچھا گمان رکھیں ہر مسلمان کو اپنے سے بہتر مسلمان سمجھیں۔۔

ایک سائل کے سوال پر حضرت والا دامت برکاتہم کا جواب

ایک مرتبہ ایک صاحب لاہور سے تشریف لائے اور دوران گفتگو فرمانے لگے کہ حرم میں نماز باجماعت نہیں پڑھنی چاہیئے۔ ہمارے امام صاحب منع کرتے ہیں وہ پکے کافر ہیں۔ کچھ دیر بعد گفتگو کا رخ بدلہ تو وہ فرمانے لگے ہمارے امام صاحب یہ بھی کہتے ہیں کہ وہاں وہ جاتا ہے۔

''جاتا ہے وہ جسے سرکار بلاتے ہیں''

میں نے عرض کیا آپ بالکل صحیح کہتے ہیں۔ ہمارا بھی یہی عقیدہ ہے اور واقعتا یہی بات ہے۔اگر رسول اللہ ﷺ نہ چاہیں تو کوئی وہاں پھٹک نہیں سکتا۔ آپ کی مرضی مبارک کے بغیر کوئی جا نہیں سکتا۔میں نے کہا ایک بات بتلائیں کہ حضور علیہ السلام کی مرضی کے بغیر تو کوئی پھٹک نہیں سکتا، باہر سے آ نہیں سکتا لیکن حرمین کے مصلوں اور محرابوں میں کافر کھڑے ہیں۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے!

مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ

مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ ایک نعت لکھنے کے بعد جب حج کے لیے تشریف لے گئے تو ان کا ارادہ یہ تھا کہ روضۂ اقدس کے پاس کھڑے ہو کر اس نعت کو پڑھیں گے۔ چنانچہ حج بیت اللہ شریف کے لیے تشریف لے گئے اور حج سے فارغ ہو کر مدینہ منورہ کی حاضری کا ارادہ کیا تو امیر شہر کو خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! کہ اس کو یعنی جامی کو مدینہ طیبہ کی جانب نہ آنے دیں۔ حکم سُن کر امیر شہر نے اعلان کروا کر مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ کی مدینہ میں داخلے کی پابندی لگادی۔ مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ بڑے پائے کے عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے۔ ان کے دل پر عشقِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس قدر غالب تھا کہ چُھپ کر مدینہ طیبہ کی جانب چل پڑے، کچھ سیرت نگار لکھتے ہیں کہ قافلے میں ایک صندوق میں بند ہو گئے، لیکن امیر شہر نے جانے نہ دیا۔ اور کچھ لکھتے ہیں کہ بھیڑوں کے ریوڑ میں ان کی کھال اوڑھ کر چلتے چلتے مدینہ میں داخل ہونے لگے۔ پھر بھی نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہ آنے دیا۔

جب دوبارہ امیر شہر کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی اور فرمایا جامی کو میرے روضہ پر بالکل نہ آنے دینا۔ جب اس نے یہ حکم سنا تو اس نے اپنے آدمی دوڑائے جو مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ کو مدینہ منورہ کے راستے سے پکڑ کر لے آئے اور امیر شہر نے مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ کو سختی سے جیل میں بند کر دیا۔ چنانچہ تیسری مرتبہ پھر

امیر شہر کو نبی اکرم ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا! جامی کوئی مجرم نہیں ہے بلکہ ہم اس لئے اسے اپنے روضہ پر آنے سے روکتے رہے ہیں کہ اس نے کچھ اشعار لکھے ہوئے ہیں۔ جن کو وہ میری قبر انور پر کھڑے ہو کر پڑھنا چاہتا ہے اگر یہ مدینہ طیبہ پہنچ گیا اور میری قبر انور پر حاضر ہو کر اس نے یہ اشعار پڑھ لیے تو مجھے قبر سے باہر نکل کر جامی سے مصافحہ کرنا پڑے گا۔ لہٰذا اسے ہر حال میں روکو۔ پھر امیر شہر نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو قید سے نکالا اور بڑی عزت وتکریم کے ساتھ پیش آیا۔

مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ کا شہرۂ آفاقی پُرسوز کلام

امیر شہر نے مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا آخر وہ کونسا کلام ہے جو آپ روضۂ رسول ﷺ پر سنانا چاہتے تھے۔؟ مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ نے روتے ہوئے یہ چند اشعار پڑھے ؎

تنم فرسودہ جاں پارہ، زہجراں، یارسول اللہ

دِلم پژمردہ آوارہ، زِعصیاں، یارسول اللہ

''یارسول اللہ آپ کی جدائی میں میرا جسم بے کار اور جاں پارہ پارہ ہوگئی ہے، گناہوں کی وجہ سے دل نیم مردہ اور آوارہ ہو گیا ہے''

چوں سوئے من گذر آری، منِ مسکیں زِ ناداری

فدائے نقشِ نعلینت، کنم جاں، یارسول اللہ

''یارسول اللہ اگر کبھی آپ میرے جانب قدم رنجہ فرمائیں تو میں غریب وناتوں، آپ کی جوتیوں کے نشان پر جان قربان کردوں''

زِ کردہ خویش حیرانم، سیہ شد روزِ عصیانم

پشیمانم، پشیمانم، پشیماں، یارسول اللہ

''میں اپنے کیے پر حیران ہوں اور گناہوں سے سیاہ ہو چکا ہوں، پشیمانی اور شرمندگی سے پانی پانی ہورہا ہوں، یارسول اللہ''

چوں بازوئے شفاعت را، کشائی بر گنہ گاراں

مکن محروم جامی را، درآں، یارسول اللہ

''روزمحشر جب آپ شفاعت کا بازو گناہ گاروں کے لیے کھولیں گے، یارسول اللہ اُس وقت جامی کومحروم نہ رکھیے گا''

مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ علیہ کا مقام

مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ جب مدینہ طیبہ سے واپس جایا کرتے تھے تو چلتے وقت

ان کوایک آواز سنائی دیتی تھی جو روضۂ اقدس سے آتی تھی۔

''بسلامت روی وباز آئی، بسلامت روی وباز آئی''

جامی! سلامتی کے ساتھ جااور سلامتی کے ساتھ پھر واپس، لیکن آخری حاضری ہے۔ بڑے بڑے اللہ کے مقبول ہیں جنہوں نے جانوں کے نذرانے پیش کیۓ۔

اہم گزارش

خدارا ہر مسلمان کا احترام کریں اسے اپنے سے افضل اور بہتر مسلمان سمجھیں وہاں جا کر وہاں کے لوگوں وہاں کی چیزوں کا ادب کریں کسی کو کافر کہنے میں جلدی نہ کریں نصیحت کا دروازہ سب کے لیئے کھلا رکھیں۔ وہاں جا کر بہترین اسلامی اخوت کا مظاہرہ کریں ہم عبادت کے لیئے وہاں جاتے ہیں تو پھر عالم اسلام کی سب سے بڑی نماز با جماعت سے اپنے آپ کو محروم نہ کریں ہمارا یہ خیال کہ ہم تو مسلمان ہیں اور حرمین والے مسلمان بھی نہیں ہیں تو کیا یہ سمجھ میں آتا ہے کہ مراکز اسلام میں اسلام نہ رہے اور ہمارے گلی کوچوں میں اسلام موجود ہو۔

امامِ اعظم امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی نصیحت

امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے سوال کیا کہ ایک شخص کے اندر ننا وے علامات کفر کی ہوں ایک علامت اسلام کی ہو تو کیا خیال ہے اسے کافر کہہ

دینا چاہیئے۔ فرمانے لگے ابھی نہ کہو اگر تم نے کافر کہنے میں جلدی کی پہلے ہی وہ ننا وے درجہ باہر نکلا ہوا ہے صرف ایک درجے کی وجہ سے اندر ہے اب اگر تم نے اسے کافر کہہ دیا تو اس کا مطلب یہ ہے ہاتھ پکڑ کر ویسے ہی باہر کر دیا۔ فرمایا اس پر محنت کرو اس کے لیے دعا کرو اسے سمجھانے کی کوشش کرو۔

☆☆☆ وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ ☆☆☆

بیت اللہ جائیے اور یہ اشعار پڑھیے

شکر ہے تیرا خدایا، میں تو اس قابل نہ تھا
تونے اپنے گھر بلایا، میں تو اس قابل نہ تھا

اپنا دیوانہ بنایا، میں تو اس قابل نہ تھا
گرد کعبے کے پھروایا، میں تو اس قابل نہ تھا

مدتوں کی پیاس کو سیراب تونے کر دیا
جام زم زم کا پلایا، میں تو اس قابل نہ تھا

ڈال دی ٹھنڈک میرے سینے میں تونے ساقیا
اپنے سینے سے لگالیا، میں تو اس قابل نہ تھا

بھا گیا میری زبان کو ذکر الا اللہ کا
یہ سبق کس نے پڑھایا، میں تو اس قابل نہ تھا

خاص اپنے در کا رکھا تونے اے مولا مجھے
یوں نہیں در در پھرایا، میں تو اس قابل نہ تھا

میری کوتاہی کہ تیری یاد سے غافل رہا
پر نہیں تونے بھلایا، میں تو اس قابل نہ تھا

میں کہ تھا بے راہ تو نے دستگیری آپ کی
تو ہی مجھ کو در پہ لایا، میں تو اس قابل نہ تھا

عہد جو روزِ ازل میں تھا یاد ہے
عہد وہ کس نے نبھایا، میں تو اس قابل نہ تھا

تیری رحمت تیری شفقت سے ہوا مجھ کو نصیب
گنبد خضراء کا سایہ، میں تو اس قابل نہ تھا

میں نے جو دیکھا سو دیکھا بارگاہِ قدس میں
اور جو پایا سو پایا، میں تو اس قابل نہ تھا

بارگاہ سید الکونین ﷺ میں آکر نفیسؔ
سوچتا ہوں کیسے آیا، میں تو اس قابل نہ تھا

بسلسلہ انوار الباری (۱)

فکرِ اصلاح

حضرت اقدس مولانا مفتی عبد الباری صاحب دامت برکاتہم

خلیفہ مجاز بیعت

شیخ المشائخ عارف باللہ حضرت نواب عشرت علی خان قیصر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ناشر: مرکز شفیق الامت باغ حیات گھر

بسلسلہ انوار الباری (۲)

مقامِ دعا اور اندازِ نبوت

حضرتِ اقدس مولانا مفتی عبد الباری صاحب دامت برکاتہم

خلیفہ مجاز بیعت

شیخ المشائخ عارف باللہ حضرت نواب عشرت علی خان قیصر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ناشر: مرکز شفیق الامت باغِ حیات سکھر

بسلسلہ انوار الباری (۴)

ہم جنس پرستی کی تباہ کاریاں

حضرت اقدس مولانا مفتی عبد الباری صاحب دامت برکاتہم

خلیفہ مجاز بیعت

شیخ المشائخ عارف باللہ حضرت نواب عشرت علی خان قیصر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ناشر: مرکز شفیق الامت باغ حیات محل

ملفوظ شفیق الاُمّت

حضرتؒ مولانا شاہ محمدؒ فاروقؒ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

مفہومِ تقویٰ

تقویٰ کا مفہوم شریعت میں دو معنوں میں آتا ہے بچنا اور ڈرنا، بچنا گناہوں سے اور ڈرنا اللہ تعالیٰ سے، اور یہ اختیاری ہے جیسے کہ کھانا پینا اختیاری ہے، قبر، حشر اور عذابوں کو سوچا جائے، ان شاء اللہ ڈر پیدا ہو جائے گا تقویٰ اختیار کرنے کے لیے جوانی میں اللہ تعالیٰ کے جبّار اور قہّار ہونے کا خیال جمائے اور بڑھاپے میں ان کے رحمٰن اور رحیم ہونے کا استحضار کریں، تو معلوم ہوا کہ تقویٰ دو باتوں میں منحصر ہے بچنا اور ڈرنا۔

(خطاباتِ احسانی صفحہ 87)

برائے ایصالِ ثواب

فقیر محمد شیخ واہلیہ
معراج الدین شیخ وصلاح الدین شیخ

والدہ کاشف ضیاء، والدہ سالک ضیاء

رحمۃ اللہ علیہما

اللہ تعالیٰ اپنے کلامِ پاک کی برکت سے اُمّتِ مسلمہ کے تمام مرحومین کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ ان کی خطاؤں سے درگزر اور ان کے نیک اعمال کو قبولیت کا درجہ عطا فرمائے۔ (آمین)

دعاؤں کے طالب

- کاشف ضیاء • اویس صلاح الدین • محمد زاہد شیخ
- شاہد ضیاء • سالک ضیاء • دختران ودیگر اہل خانہ

حضرتِ اقدس مولانا مفتی عبدالباری صاحب دامت برکاتہم

کے بیانات WhatsApp پر حاصل کرنے کے لئے اس نمبر پر رابطہ کرسکتے ہیں۔

+92 316 3620070

www.shariatotasawwuf.com